

178684- کسی غیر ملکی تنظیم کو زکاۃ دینا جو اکثر مال ٹرانسپورٹ پر خرچ کرتی ہے

سوال

سوال : میں اپنے مال کی زکاۃ ایک غیر ملکی تنظیم کو دیتا ہوں جو انسانیت کیلئے اپنی خدمات فراہم کرتی ہے، اور میں نے سنابے کہ وہ صرف 10% فقراء اور محتاج لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں باقی صدقات و عطیات تنظیم کے ملازمین، گاڑیوں اور وسائل نقل و حمل پر خرچ کرتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ ایسی تنظیم کو زکاۃ دینا جائز ہے؟

جواب کا خلاصہ

خلاصہ یہ ہوا کہ :

اگر مذکور رفاهی ادارے کا حال ایسے ہی ہے جیسے بیان کیا گیا ہے تو پھر انہیں زکاۃ نہیں دی جا سکتی، کیونکہ وہ زکاۃ کو شرعی مصارف میں خرچ نہیں کرتے۔

واللہ اعلم۔

پسندیدہ جواب

اول :

زکاۃ محتاج لوگوں تک پہنچانے کیلئے کسی کو اپنا نامہ بنانا جائز ہے، جیسے کہ پہلے سوال نمبر : (143842) میں اس پر تفصیلی بات گزرنچی ہے۔

لیکن سوال میں مذکور تنظیم زکاۃ کو فقراء میں تقسیم کرنے کے بدله میں زکاۃ میں سے کچھ نہیں لے سکتے، کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

(إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَالَمِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤْمِنُّوْبُّمْ وَفِي الرِّقَابِ وَأَنْفَارِهِمْ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيقَتُهُ مِنَ الْمُلْكِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ)

ترجمہ : صدقات تو صرف فقیروں اور مسکینوں کے لیے اور [زکاۃ جمع کرنے والے] عاملوں کے لیے ہیں اور ان کے لیے جن کے دلوں میں الفت ڈالنی مقصود ہے اور گرد نیں پھڑانے میں اور تباہی والوں میں اور اللہ کے راستے میں اور مسافر پر (خرچ کرنے کے لیے ہیں)، یہ اللہ کی طرف سے ایک فریضہ ہے اور اللہ سب کچھ جانے والا، کمال حکمت والا ہے۔

التوہیہ : 60]

چنانچہ اس آیت میں زکاۃ کو فقراء وغیرہ کیلئے منحصر کیا گیا ہے، لہذا کسی کی طرف سے فقراء میں زکاۃ تقسیم کرنے پر مأمور شخص اگر اپنے لیے کچھ رقم منہا کرتا ہے تو یہ صریح آیت سے متصادم ہے۔

مزید کلیتے سوال نمبر : (70075) اور (36512) کا جواب ملاحظہ کریں۔

تاہم اگر اس تنظیم کے افراد اپنے آپ کو "زکاۃ جمع کرنے والے عالمین" میں شامل کر کے زکاۃ سے رقم وصول کرتے ہیں تو یہ جائز ہے، بشرطیکہ یہ تنظیم کسی مسلمان حاکم کے تحت ہو اور وہ مسلمان حاکم کے حکم سے ہی زکاۃ وصول کر کے فقراء میں تقسیم کرتے ہوں۔

اس بارے میں مزید کلیئے سوال نمبر : (128635) کا جواب ملاحظہ کریں۔

دوم :

اگر کسی رفہی ادارے نے زکاۃ اس کے شرعی مصارف میں تقسیم کرنے کیلئے وصول کی ہے تو یہی اسے ادارے کے ذاتی اخراجات پورے کرنے کیلئے استعمال نہیں کیا جاسکتا، کہ اس میں سے اپنے ملازمین کی زکاۃ منہا کرے یا اس دفتر کا کرایہ وغیرہ اس میں سے دے؛ کیونکہ یہ سب چیزیں زکاۃ کا مصرف نہیں ہیں، اور اگر ان ضروریات کو پورا کرنے کیلئے کچھ نہ ہو تو پھر ادارے کو چاہیے کہ اہل خیر و شرout لوگوں سے اپنی ضروریات پوری کرنے کیلئے تعاون کی اپیل کرے۔

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ سے استفسار کیا گیا:

"ایک رفہی ادارہ ہے جو زکاۃ جمع کر کے فقراء اور مسکینین میں تقسیم کرتا ہے، اس کا دفتر میری بلڈنگ میں ہے تو کیا اس کا کرایہ وہ زکاۃ کے مال سے دے سکتے ہیں؟"

تو انہوں نے جواب دیا:

"زکاۃ کی رقم سے کرایہ ادا نہیں کیا جاسکتا، اس رفہی ادارے کو چاہیے کہ دیگر اداروں کی طرح یہ بھی ایک اکاؤنٹ زکاۃ کیلئے مختص کرے اور ایک اکاؤنٹ صدقات کیلئے اور ایک اکاؤنٹ عام خیراتی امور کیلئے۔"

ہر صورت میں زکاۃ کی رقم کو دیگر رقم سے جدا رکھنا ضروری ہے۔

سائل : شیخ صاحب! ہمیں عام صدقات و عطیات اتنے موصول نہیں ہوئے کہ جس سے کرایہ پورا ہو سکے؟

شیخ : اگر نہیں موصول ہوئے تو آپ کسی سے خود جا کر کرایہ مانگ لیں۔

سائل : رفہی ادارے میں کام کرنے والے لوگوں کو زکاۃ دی جاسکتی ہے؟

شیخ : اگر حکومت کی طرف سے ان کی تعیناتی کی گئی ہے تو انہیں زکاۃ میں سے دیا جاسکتا ہے۔

سائل : لیکن رفہی ادارے کے اکاؤنٹنٹ کی تخلوہ اسے کافی نہیں ہے؟

شیخ : زکاۃ صرف اسی صورت میں دی جاسکتی ہے جب یہ اکاؤنٹنٹ حکومت کی طرف سے ہو؛ کیونکہ زکاۃ جمع کرنے والوں کی مدد میں صرف وہی لوگ شامل ہو سکتے ہیں جنہیں حکومت کی طرف سے متعین کیا گیا ہو، یہی وجہ ہے کہ آیت میں "عالمین" کا ذکر کرنے کے بعد حرف جر "علیہما" کا استعمال کیا گیا ہے، یہ "فیما" نہیں کہا گیا، اور اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ انہیں زکاۃ جمع کرنے اور پھر تقسیم کرنے کی ذمہ داری حکومت کی طرف سے دی گئی ہو۔

سائل : شیخ! وہ رفہی ادارے کا اکاؤنٹنٹ ہے، اس کی تخلوہ بہت تھوڑی ہے۔

شیخ : تمہاری بات سے مجھے یقین ہو رہا ہے کہ یہ رفہی ادارہ کمزور ہے، اور اس کا انحصار صرف زکاۃ کے مال پر ہے، اس لیے اس ادارے کو کام نہیں کرنا چاہیے، بلکہ کسی اور کوڈھنگ سے کام کرنے دے، زکاۃ صرف مخصوص لوگوں سے وصول کر کے مخصوص جگہوں میں ہی تقسیم کی جاتی ہے "انتہی"

"القاءات الاباب المفتوح" (141/12)

سوم :

فرض زکاۃ کسی غیر مسلم کو دینا جائز نہیں ہے، بلکہ یہ مالدار مسلمانوں سے لیکر غریب مسلمانوں میں تقسیم کی جانی چاہیے، لیکن ایسے ادارے اور تنظیمیں جو بلا تفریق خدمت انسانیت میں مصروف عمل ہیں ان کی سرگرمیاں اگرچہ شرعاً ہیں، اور مسلمانوں کو ان کی وجہ سے کوئی نقصان نہیں پہنچا، کیونکہ بہت سی ایسی تنظیمیں مسلمانوں کو عیسائی بنانے کیلئے بھی سرگرم عمل ہیں: بہرحال اگر ان تنظیموں کا کام اچھا اور مفید ہوتا بھی انہیں زکاۃ دینا جائز نہیں ہے، بلکہ انہیں عام صدقات و عطیات دیتے جائیں۔

دائیٰ کمیٹی کے علمائے کرام سے پوچھا گیا:

"میرے پاس کچھ رقم ہے، جس پر ایک سال عقریب پورا ہو جائے گا، اس کی زکاۃ نکالنے کی کیفیت کے متعلق بتائیں، اور کیا زکاۃ کا کچھ حصہ پچوں کی نجہداشت کے ادارے یونیسف [UNICEF] کو بھیجا جائز ہے؟"

تو انہوں نے جواب دیا:

"اول: آپ کے پاس موجود سونا، چاندی، نقدی یا مال تجارت میں سے چالیسوں حصہ بطور زکاۃ ادا کرنا فرض ہے، بشرطیکہ وہ مال بذات خود یا اسکے ساتھ دیگر سامان تجارت وغیرہ کو ملا کر نصاب زکاۃ کو پہنچ جائے، اور اس پر ایک سال گزر جائے۔

دوم: پچوں کی نجہداشت کے ادارے یونیسف [UNICEF] کو زکاۃ دینا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ اس کی سرگرمیاں مسلمانوں تک محدود نہیں ہیں۔"
دائیٰ کمیٹی برائے علمی تحقیقات و افتاء

ممبر... کمیٹی نائب صدر... صدر

عبداللہ بن قعود... عبد الرزاق عفیینی... عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز